انگوٹھی پر مقدس نام لکھوانا اور ایسی انگوٹھی پہن کر بیت الخلاء جانا کیسا؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Lar 9170
تاریخ:25-10-2019

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ انگوٹھی پر اللہ عزوجل کا مبارک نام لکھوانا کیسا ہے؟ اور اگر کسی نے لکھوالیا ہو، تو کیا ایسی انگوٹھی پہن کر بیت الخلاء جاسکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

انگوٹھی پر اللہ عزوجل کا مبارک نام لکھوانا، شرعاً جائز ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بزرگوں سے ایسی انگوٹھی پہننا، جس میں اللہ پاک کا اسم مبارک ہو، ثابت ہے اور ایسی انگوٹھی جس میں متبرک نام جیسے اللہ تعالیٰ کا اسم مبارک یا اسمائے انبیاء وملائکہ علیہم الصلوۃ والثناء لکھے ہوں، پہن کر بیت الخلاء جانا مکروہ ہے اور حکم شرعی یہ ہے کہ ایسی انگوٹھی کسی نے پہنی ہو، تو جب وہ بیت الخلاء جائے اپنے ہاتھ سے انگوٹھی نکال کر باہر رکھ لے۔ بہتر یہی ہے اور اگر اس کے ضائع ہونے کا خوف ہو تو جیب میں ڈال لے یا کسی دوسری چیز میں لپیٹ لے کہ یہ بھی جائز ہے، اگرچہ بے ضرورت اس سے بچنا بہتر ہے۔

صحیح مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ”ان النبي صلى الله عليه وسلم أراد أن يكتب إلى كسرى، وقيصر، والنجاشي، فقيل: إنهم لا يقبلون كتابا إلا بخاتم، فصاغ رسول الله صلى الله عليه وسلم خاتما حلقته فضة، ونقش فيه محمد رسول الله“ یعنی: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب یہ ارادہ فرمایا کہ کسریٰ و قیصر و نجاشی کو خطوط لکھے جائیں، تو کسی نے یہ عرض کی: وہ لوگ بغیر مہر کے خط قبول نہیں کرتے۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے انگوٹھی بنوائی، جس کا حلقہ چاندی کا تھا اور اس میں یہ نقش تھا ”محمد رسول اللہ“۔

(الصحیح لمسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب فی اتخاذ النبي، جلد3، صفحہ1657، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

متبرک ناموں اور مقدس کلمات والی انگوٹھیاں پہننا بزرگوں سے ثابت ہے، چنانچہ امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر قرطبی میں اور علامہ شمس الدین محمد بن عمر بن احمد السفیری الشافعی (المتوفی956ھ) رحمۃ اللہ علیہ بخاری شریف کی شرح میں فرماتے ہیں: ”وفي الحديث دلالة على جواز نقش الخاتم ونقش اسم صاحبه عليه، وعلى جواز نقش اسم الله تعالى عليه من غير كراهة، لأن رسول الله صلى الله عليه وسلم نقش على خاتمه محمد رسول الله، واتخذ كثير من السلف من العلماء والأنبياء وغيرهم خواتم نقشوا عليها۔ فقد نقل عن الإمام مالك أنه اتخذ خاتماً نقش عليه (حسبي الله

ونعم الوکیل)وعن إمامنا الشافعی أنہ اتخذ خاتماً ونقش علیہ "اللہ ثقتی محمد بن إدریس "یعنی: حدیث میں اس بارے رہنمائی ہے کہ انگوٹھی پر کچھ کَنْدَہ کروانا، جائز ہے اور انگوٹھی والا اپنا نام بھی کَنْدَہ(یعنی نقش) کرواسکتا ہے اوراس میں اللہ پاک کا اسم مبارک انگوٹھی پر کَنْدَہ کروانا بغیر کراہت کے جائز ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی پر "محمد رسول اللہ "نقش کروایا اور اسلاف کرام میں سے بہت سے اللہ کے نبیوں، علماء اوران کے علاوہ لوگوں نے اپنی انگوٹھیوں پر نقش کروایا، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اپنی انگوٹھی پر یہ الفاظ(حسبی اللہ ونعم الوکیل) نقش کروائے اور ہمارے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ انہوں نے اپنی انگوٹھی پر یہ الفاظ(اللہ ثقتی محمد بن إدریس) کندہ یعنی نقش کروائے۔

(شرح البخاری للسفیری، المجلس الحادی الثلاثون، جلد2، صفحہ110، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

مجد الدین ابو الفضل، حضرت عبد اللہ بن محمود موصلی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی: 683ھ) "الاختیار لتعلیل المختار "میں تحریر فرماتے ہیں: "ویجوز أن ینقش علیہ اسمہ أو اسما من أسماء اللہ تعالی لتعامل الناس ذلک من غیر نکیر" یعنی: انگوٹھی پر اپنا نام یا اللہ تعالیٰ کے اسمائے مبارکہ میں سے کوئی اسم کَنْدَہ یعنی نقش کروانا، جائز ہے کہ اس میں لوگوں کا بغیر کسی انکار کے تعامل ہے۔

(الاختیار لتعلیل المختار، جلد4، صفحہ159، مطبعۃ الحلبي، القاھرہ)

صدرالشریعہ، بدرالطریقہ، مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی تحریر فرماتے ہیں: "انگوٹھی پر اپنا نام کندہ کرا سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا نام پاک بھی کندہ کراسکتا ہے، مگر "محمد رسول اللہ "یعنی یہ عبارت کندہ نہ کرائے کہ یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی انگشتری پر تین سطروں میں کندہ تھی، پہلی سطر محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)، دوسری رسول، تیسری اسم جلالت اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمادیا تھا کہ کوئی دوسرا شخص اپنی انگوٹھی پر یہ نقش کندہ نہ کرائے۔ نگینہ پر انسان یا کسی جانور کی تصویر کندہ نہ کرائے۔ "

(بہار شریعت، جلد3، صفحہ427، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

علامہ شیخ ابراہیم حلبی رحمۃ اللہ علیہ "غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی "میں تحریر فرماتے ہیں: "یکرہ دخول المخرج ای الخلاء وفی اصبعہ خاتم فیہ شیئ من القرآن اومن اسمائہ تعالی، لمافیہ من ترک التعظیم وقیل لا یکرہ ان جعل فصلہ الی باطن الکف ولو کان مافیہ شیئ من القرآن اومن اسمائہ تعالی فی جیبہ لا باس بہ و کذالو کان ملفوفافی شیئ والتحرز اولی "یعنی: مخرج یعنی بیت الخلا میں داخل ہونا مکروہ ہے جب اس کی انگلی میں ایسی انگوٹھی ہو جس پر قرآن میں سے کچھ (کلمات) یا اللہ تعالیٰ کا کوئی اسم مبارک (لکھا ہوا) ہو، کیونکہ اس میں ترکِ تعظیم ہے اور کہا گیا ہے کہ اگر اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف کرے، تو مکروہ نہیں اور اگر اس کی جیب میں کوئی ایسی چیز ہو جس میں قرآن پاک کا کچھ حصہ ہو یا اللہ تعالیٰ کے اسمائے گرامی میں سے کوئی اسم مبارک ہو، تو کوئی حرج نہیں اور اسی طرح اگر یہ اسماء وغیرہ کسی چیز میں لپیٹے ہوں، تو کوئی حرج نہیں، لیکن بچنا زیادہ بہتر ہے۔

(غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی، صفحہ53، مطبوعہ کوئٹہ)

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضاخان علیہ رحمۃ الرحمن تحریر فرماتے ہیں: ”وحاصل مسئلہ آنکہ ہر کہ دردست او خاتمی ست کہ بروچیزے از قرآن یا از اسمائے معظمہ مثل نامِ الٰہی یانام قرآن عظیم یا اسما انبیاء یاملائکہ علیہم الصلاۃ والثنا نوشتہ است اومامور ست کہ چوں بخلا رود خاتم از دست کشیدہ بیرون نہد افضل ہمین ست واگر خوف ضیاع باشد در جیب انداز دیا بچیزے دگر بپوشد کہ اینہم رواست اگرچہ بے ضرورت احتراز و اولٰی ست اگر ازینہا ہیچ نکرد وہمچناں در خلا رفت مکروہ باشد علامہ ابراھیم حلبی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ در غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی زیر ہمیں عبارت مذکور فرماید، ”یکرہ دخول المخرج ای الخلاء وفی اصبعہ خاتم فیہ شیئ من القرآن اومن اسمائہ تعالٰی لمافیہ من ترک التعظیم وقیل لا یکرہ ان جعل فصلہ الی باطن الکف ولو کان مافیہ شیئ من القرآن اومن اسمائہ تعالٰی فی جیبہ لا باس بہ وکذا لو کان ملفوفافی شیئ والتحرز اولی “درمراقی الفلاح ست یکرہ دخول الخلاء ومعہ شیئ مکتوب فیہ اسم اللہ او قرآن “یعنی: حاصل مسئلہ یہ ہے کہ جس کے ہاتھ میں ایسی انگوٹھی ہو جس پر قرآن پاک میں سے کچھ (کلمات) یا متبرک نام جیسے اللہ تعالیٰ کا اسم مبارک یا قرآن حکیم کا نام یا اسمائے انبیاء وملائکہ علیہم الصلوۃ والثناء (لکھے) ہوں، تو اسے حکم ہے کہ جب وہ بیت الخلاء میں جائے تو اپنے ہاتھ سے انگوٹھی نکال کر باہر رکھ لے بہتر یہی ہے اور اس کے ضائع ہونے کا خوف ہو، تو جیب میں ڈال لے یا کسی دوسری چیز میں لپیٹ لے کہ یہ بھی جائز ہے، اگرچہ بے ضرورت اس سے بچنا بہتر ہے، اگر ان صورتوں میں کوئی بھی بجا نہ لائے اور یوں ہی بیت الخلاء میں چلا جائے، تو ایسا کرنا مکروہ ہے۔ علامہ ابراہیم حلبی رحمۃ اللہ علیہ نے غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی میں اسی عبارت مذکور کے تحت فرمایا: مخرج یعنی بیت الخلا میں داخل ہونا مکروہ ہے جب اس کی انگلی میں ایسی انگوٹھی ہو، جس پر قرآن میں سے کچھ (کلمات) یا اللہ تعالیٰ کا کوئی اسم مبارک (لکھا ہوا) ہو، کیونکہ اس میں ترکِ تعظیم ہے اور کہا گیا ہے کہ اگر اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف کرے، تو مکروہ نہیں اور اگر اس کی جیب میں کوئی ایسی چیز ہو جس میں قرآن پاک کا کچھ حصہ اللہ تعالیٰ کا اسم گرامی ہو، تو کوئی حرج نہیں اسی طرح اگر کسی لفافے میں بند ہو، تو بھی حرج نہیں، لیکن بچنا زیادہ بہتر ہے۔ مراقی الفلاح میں ہے: جس آدمی کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جس میں اللہ تعالیٰ کا نام مبارک یا قرآن پاک کی کوئی آیت لکھی ہو، تو اس کے لیے بیت الخلاء میں داخل ہونا مکروہ ہے۔

علامہ طحطاوی درحاشیہ ش فرمود، لماروی ابوداود والترمذی عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اذادخل الخلاء نزع خاتمہ ای لان نقشہ محمد رسول اللہ۔ قلت بل رواہ الاربعۃ وابن حبان والحاکم وبعض اسانیدہ صحیح ثم قال اعنی الطحطاوی قال الطیبی فیہ دلیل علی وجوب تنحیۃ المستنجی اسم اللہ تعالٰی واسم رسولہ والقرآن۔ وقال الابھری وکذا سائر الرسل وقال ابن حجر: استفید منہ انہ یندب لمرید التبرز ان ینحی کل ماعلیہ معظم من اسم اللہ تعالٰی اونبی اوملک فان خالف کرہ لترک التعظیم۔ وھوالموافق لمذھبنا کمافی شرح المشکوۃ“ علامہ طحطاوی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا: کیونکہ امام ابوداؤد اور

ترمذی رحمہما اللہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں جاتے وقت انگوٹھی اتار لیتے، کیونکہ اس میں "محمد رسول اللہ" منقش تھا۔ میں کہتا ہوں بلکہ اسے چاروں محدثین (امام ترمذی، امام ابو داؤد، امام نسائی، امام ابن ماجہ رحمہم اللہ) ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے اور اس کی بعض سندیں صحیح ہیں۔ پھر امام طحطاوی نے فرمایا: طیبی نے کہا ہے کہ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ استنجاء کرنے والا اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم گرامی نیز قرآن پاک کو الگ کر دے اور ابہری نے کہا: اسی طرح باقی تمام رسولوں کے نام بھی الگ کر دے۔ ابنِ حجر عسقلانی فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ قضائے حاجت کا ارادہ کرنے والے کے لیے مستحب ہے کہ ہر وہ چیز الگ کر دے جس میں کوئی قابلِ تعظیم بات مثلاً اللہ تعالیٰ، کسی نبی یا فرشتے کا نام ہو، اگر اس کے خلاف کرے گا، تو ترکِ تعظیم کی وجہ سے مکروہ ہو گا۔ یہی بات ہمارے مذہب کے موافق ہے۔ جیسا کہ شرح مشکوٰۃ میں ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد4، صفحہ582-83، رضافاونڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد ھاشم خان عطاری

25 صفر المظفر 1441ھ/25 اکتوبر 2019ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جا سکتی ہے